۷۔غلو(تجاوز فی التعظیم)

شرک کا ایک چور دروازہ تجاوز فی التعظیم ''غلو'' ہے جس کی ابتداء محبت سے ہوتی ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں نہایت پرزور اور رُعب دار الفاظ کے ذریعے ''غلو'' سے منع کیا گیا ہے، بلکہ ''غلو'' کی تحقیر کی گئی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ يَآَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَ لَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﴾ (النساء: ١٧١)

''اے اہل کتاب! اپنے دین میں غلو نہ کرو، اور اللہ کی شان میں حق بات کے علاوہ کچھ نہ کہو، مسیح عیسیٰ بن مریم صرف اللہ کے رسول تھے۔''

اس لیے کہ ہر دور میں یہ برائی ان کے اندر دوسروں کی بہ نسبت زیادہ پائی گئی۔ انہوں نے دین میں رہبانیت اور عورتوں سے کنارہ کشی کو ایجاد کیا، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَرَهْبَانِيَّةَنِ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ ﴾ (الحدید: ٢٧)

''اور جو ''رہبانیت'' کی بدعت انہوں نے پیدا کی، اُسے ہم نے اُن پر فرض نہیں کیا تھا، مگر انہوں نے اللہ کی رضا کی چاہت میں ایسا کیا تھا۔''

اور اپنے علماء اور راہبوں کو اپنا معبود بنالیا اور بلکہ عیسی علیہ السلام کو اللہ کا مقام دے دیا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَ رُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ﴾ (التوبة: ٣١)

''ان لوگوں نے اپنے عالموں اور اپنے عابدوں کو اللہ کی بجائے معبود بنالیا اور مسیح

ابن مریم کو بھی۔''

نبی آخر الزماں سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ نے جب دیکھا کہ عیسائیوں کی کل گمراہی کی بنیاد یہ ہے کہ انہوں نے مسیح علیہ السلام کو الٰہ قرار دے دیا ہے تو آپ ﷺ نے اس پر اکتفا نہیں کیا کہ اپنے آپ کو ''محمد رسول اللہ ﷺ'' کہلائیں، بلکہ یہ بھی حکم دیا کہ لوگ ان کے ''بندہ'' ہونے کی شہادت بھی دیں۔ چنانچہ، سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تُطْرُوْنِي كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارٰى ابْنَ مَرْيَمَ إِنَّمَا أَنَا عَبْدٌ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ.)) [1]

''تم میری تعریف میں حد سے تجاوز نہ کرو، جیسا کہ نصاریٰ نے ابن مریم کے سلسلہ میں غلو سے کام لیا، میں اللہ کا بندہ ہوں، اس لیے مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہو۔''

حالی نے انہی الفاظ کو اپنے انداز سے کچھ اس طرح بیان کیا ہے:

تم اوروں کی مانند دھوکا نہ کھانا
کسی کو خدا کا بیٹا نہ بنانا
میری حد سے رتبہ نہ میرا بڑھانا
بڑھا کر بہت تم نہ مجھ کو گھٹانا
سب انساں ہیں واں جس طرح سر فگندہ
اس طرح ہوں میں بھی ایک اس کا بندہ
بنانا نہ تُربت کو میری صنم تم
نہ کرنا میری قبر پر سر خم تم

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الحدود، رقم: ٦٨٣٠۔ شرح السنة، باب تواضعه صلی الله علیه وسلم، رقم: ٣٦٨١۔ مسند أحمد: ٢٣/١، رقم: ١٥٤.

آپ بالیقین سید وُلد آدم ہیں، سید الأنبیاء والمرسلین ہیں، مگر آپ نے اپنے آپ کو سیّد تک کہنے کی بھی اجازت نہیں دی۔ سیدنا عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں بنو عامر کے وفد میں جب دربارِ رسالت ﷺ میں حاضر ہوا تو ہم لوگوں نے عرض کیا، کہ آپ ﷺ ہمارے ''سید'' (آقا) ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''سید'' تو اللہ ہے، پھر ہم نے کہا: آپ ﷺ ہم سے افضل ہیں، چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((قُوْلُوْا بِقَوْلِكُمْ وَلَا يَسْتَجِيْرَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ.)) [1]

''اچھا یہ کہہ لو، لیکن شیطان تم کو اپنا وکیل نہ بنالے۔''

شریعت محمدیہ میں توحید الٰہی کو اتنا اعلیٰ وارفع مقام حاصل ہے اور شرک کے رخنوں کو اس سختی سے بند کیا گیا ہے کہ اسم پاک کے ساتھ متصل کسی انسان کے نام کے ذکر کی اجازت نہیں، حتی کہ آپ ﷺ نے اپنی ذات اور اپنے نام کے ذکر کی بھی اجازت نہیں دی۔ ایک دن ایک شخص نے سلسلہ کلام آپ ﷺ سے کہہ دیا:

((مَا شَآءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ.))

''جو اللہ چاہے اور جو آپ چاہیں۔''

آپ ﷺ نے فوراً اس سے منع فرمایا اور کہا:

((اَجَعَلْتَنِیْ لِلّٰهِ نِدًّا ، بَلْ قُلْ مَا شَآءَ اللّٰهُ وَحْدَهُ.)) [2]

''تو نے مجھے اللہ کا ہم سر اور مقابل ٹھہرا دیا، بس یوں کہو جو صرف اللہ تنہا چاہے۔''

سیدنا قیس بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں کوفہ کے نزدیک حیرہ شہر گیا تو دیکھا کہ وہاں کے لوگ اپنے ''مرزبان'' (بادشاہ) کو سجدہ کرتے ہیں تو میں نے واپس آکر رسول اللہ ﷺ سے کہا: آپ تو زیادہ حق دار ہیں کہ ہم آپ کو سجدہ کریں؟ جواباً رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

[1] سنن ابو داؤد، كتاب الأدب، رقم الحديث: ٤٨٠٦ـ مسند أحمد: ٢٤٩/٣ـ صحيح أبو داؤد للألباني: ١٨٠/٣.

[2] مسند أحمد: ٢١٤/١، رقم: ١٨٣٩ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة، رقم: ١٣٦ـ١٣٩، ١٠٩٣.

((أَرَأَيْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِي أَكُنْتَ تَسْجُدُ لَهُ؟ قُلْتُ: لَا ، قَالَ: فَلَا تَفْعَلُوا، لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَّسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ النِّسَاءَ أَنْ يَّسْجُدْنَ لِأَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنَ الْحَقِّ.)) ❶

''اگر تو میری قبر کے پاس سے گزرتا تو کیا تو اُسے سجدہ کرتا؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اب بھی ایسا نہ کرو، اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ (اللہ کے علاوہ) کسی کو سجدہ کرے، تو میں عورتوں کو کہتا کہ وہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں، اس حق کی وجہ سے کہ جو ان پر ان کے خاوندوں کا ہے۔''

شریعت نے بادشاہوں اور سرداروں کے سامنے دست بستہ کھڑا ہونے سے منع فرمایا ہے۔ بلکہ مطلق (قیام) کھڑا ہونے سے روک دیا ہے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اسے غلو اور شرک کے قریب قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ تحریر فرماتے ہیں:

((فَإِنَّ الْعَجَمَ كَانَ مِنْ أَمْرِهِمْ أَنْ تَقُوْمَ الْخَدَمُ بَيْنَ يَدَى سَادَتِهِمْ وَالرَّعِيَّةُ بَيْنَ أَيْدِىْ مُلُوْكِهِمْ وَهُوَ مِنْ أَفْرَاطِهِمْ فِي التَّعْظِيْمِ حَتّٰى كَادَ يُتَاخِمُ الشِّرْكَ فَنُهُوْ عَنْهُ.)) ❷

''عجم کا معمول تھا کہ خدام اپنے سرداروں کے سامنے اور رعیت اپنے بادشاہوں کے سامنے کھڑے ہوتے تھے، اور یہ تعظیم میں افراط ہے، یہاں تک کہ شرک کے قریب ہے، لہٰذا اس سے روک دیا گیا۔''

سجدہ تو سجدہ اور قیام تو قیام! شریعت اسلامیہ نے بندے کو بندے کے آگے برائے نام جھکنے کی بھی اجازت نہیں دی۔ یہی وجہ ہے کہ ''فقہاء عظام نے جھکنے سے نہ صرف منع فرمایا ہے بلکہ اسے فعل مجوس قرار دیا ہے۔'' ❸

سجدہ، قیام اور انحناء کی طرح کسی کی تعظیم کے لیے اس کے سامنے بیٹھ کر زمین کو چومنا

---

❶ سنن أبو داود، كتاب النكاح، باب في حق الزوج على المرأة، رقم: ۲۱۴۰۔ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔ إرواء الغليل، رقم: ۱۹۹۸۔ مستدرك حاكم: ۱۸۷/۲

❷ حجة الله البالغة: ۵۴۹/۲ ❸ فتاویٰ عالمگیری جلد: ۴، كتاب الكراهية، باب: ۲۸

بھی شریعت میں حرام ہے۔ کیونکہ یہ بھی سجدہ کے مشابہ ہے، چنانچہ درمختار ''كتاب الحظر والإباحة، باب الاستبراء'' میں ہے:

((وَكَذَا مَا يَفْعَلُونَهُ مِنْ تَقْبِيلِ الْأَرْضِ بَيْنَ يَدَيِ الْعُلَمَاءِ وَالْعُظَمَاءِ فَحَرَامٌ وَالْفَاعِلُ وَالرَّاضِيُ بِهِ آثِمَانِ لِأَنَّهُ يَشْبَهُ عِبَادَةَ الْوَثَنِ.))

''اور اسی طرح علماء وعظماء کے سامنے زمین بوسی حرام ہے، ایسا کرنے والا اور اس فعل پر راضی رہنے والا دونوں گنہگار ہیں، کیونکہ یہ فعل بت پرستی کے مشابہ ہے۔''

حد ہو گئی کہ آنحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ضمیر میں اپنی شرکت کو گوارا نہ فرمایا۔ بروایت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ، ایک خطیب نے نبی ﷺ کے سامنے خطبہ دیا، اور (دورانِ خطبہ) کہا:

((مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا......))

''یعنی جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی اس نے راہ راست پا لیا، اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی۔''

اس پر آپ ﷺ نے فرمایا:

((بِئْسَ الْخَطِيْبُ أَنْتَ، قُلْ: وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ.)) [1]

''تو بُرا خطیب ہے، تم یوں کہو: جس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔''

خطیب نے اطاعت کے سلسلے میں تو اللہ اور رسول ﷺ کا علیحدہ علیحدہ ذکر کیا، لیکن معصیت کے سلسلے میں دونوں کو ایک ہی ضمیر سے ذکر کر دیا، یعنی ((وَمَنْ يَّعْصِهِمَا)) کہا، رسول اللہ ﷺ نے اس کے ساتھ اپنی اس ضمیر کی شرکت کو برداشت نہیں کیا، اور انتہائی جوش وجلال میں آ کر فرمایا: ''تو بُرا خطیب ہے۔''

ہو جس پہ عبادت کا دھوکا مخلوق کی وہ تعظیم نہ کر
جو خاص الٰہ کا حصہ ہے، بندوں میں اسے تقسیم نہ کر

[1] صحیح مسلم، کتاب الجمعة، رقم: ۲۰۱۰